جلد ۵۳/۱۸ | ۱۴ ہجرۃ ۱۳۴۳ھش یکم محرم ۱۳۸۴ھ ۱۴ مئی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۳ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف کی تکلیف رہی ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۳ مئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مجالس انصار اللہ اضلاع راولپنڈی و پشاور کے اجتماعات میں شرکت فرمانے کے بعد کل مورخہ ۱۲ مئی کی شام کو بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بھی جو آپ کے ہمراہ گئے تھے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں ؛

— لاہور سے اطلاع آئی ہے کہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ای۔این۔ٹی سپیشلسٹ ڈیوس روڈ لاہور کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی مکمل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے ؛
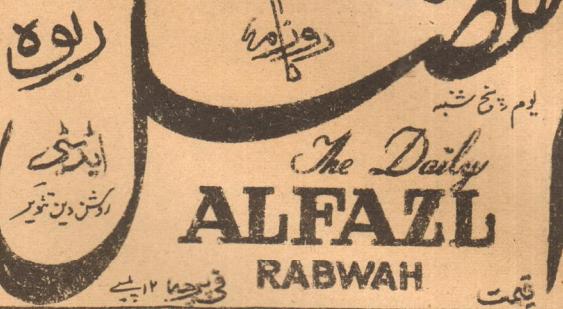
ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اور میری جماعت مسلمان ہے

میں ایک ذرّہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں

(۱) "مَیں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے۔ مَیں ایک ذرہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ آپؐ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

(۲) "مَیں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نقشِ قدم پر چلنے کے بغیر انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو خدا تعالےٰ کی محبت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے بغیر اس کے یہ مقام مل ہی نہیں سکتا۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

(۴) "میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی انکو کہدے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

ولادت باسعادت

ربوہ — یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحبزادی سیدہ امۃ المتین صاحبہ اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر کو مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۴ء بروز دوشنبہ بوقت شام تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نواسہ اور حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے۔

ادارہ الفضل ولادتِ باسعادت کی اس پُر مسرت تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد نیز خاندان حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضؓ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر اسے والدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ رمئی ۱۹۶۶ء

"مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا"

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ مذہب کے متعلق آجکل تعلیم یافتہ لوگوں میں یہ خیال پیدا ہوتا جا رہا ہے کہ دنیا میں مذہب کی وجہ سے خون خرابہ ہوتا رہا ہے۔ یہ خیال اس لحاظ سے بے بنیاد نہیں کہا جا سکتا کہ گزشتہ تاریخ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی جنگیں مذہب کے نام پر ہوئی ہیں۔ چنانچہ صلیبی جنگیں اس کی بڑی مثال ہیں جو عیسائیوں نے اسلامی دنیا پر حملہ کر کے شروع کیں اور ایک مدت تک جاری رہیں۔ پھر جب ہم ازمنہ وسطیٰ کے یورپ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ خود عیسائیوں کے فرقوں میں نہایت خوفناک جنگیں ہوئی ہیں اور اسی طرح مسلمانوں کے اندر بھی ایسی جنگیں شروع ہی سے ہوتی رہی ہیں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد ہی میں مسلمانوں نے آپ سے بعض اختلافات کی بنا پر آپ کے مکان پر گھیرا ڈال لیا اور یورش کر کے آپ کو شہید کر دیا۔

عیسائیوں اور مسلمانوں کے علاوہ بھی تقریباً ہر قوم میں مذہب کے نام پر جنگیں ہوئی ہیں۔ ہندوؤں کی تاریخ اس قسم کی جنگوں سے بھری پڑی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ برہمنزم نے بار بار سرزمین ہند میں خون خرابہ کیا ہے۔ برصغیر کی آزادی کے بعد بھارت اور پاکستان میں دونوں طرف مذہب کے نام پر خون بہایا گیا ہے۔ آج بھی بھارت میں مسلمانوں کو جن سنگ ایسی تنظیمیں منظم طور پر ہلاک کرنے کے لئے ان پر حملے کرتی ہیں اور بعض نہایت سفاکی کے واقعات وہاں ہوئے ہیں۔ بھارت کی سولہ سالہ تاریخ اس قسم کے فسادات سے بھری ہوئی ہے۔ مشرقی پاکستان میں بھی کسی قدر ہندوؤں کا خون پچھلے دنوں بہایا گیا ہے۔ تاہم یہ استثنائی صورت ہے ورنہ پاکستان کا ہاتھ اس قسم کے خون خرابہ سے اب تک پاک چلا آیا ہے۔

یہاں ہماری غرض کسی پر الزام لگانا نہیں ہے بلکہ یہ دکھانا ہے کہ بعض لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ مذہب کی وجہ سے خون خرابہ ہوتا رہا ہے تاریخی طور پر غلط نہیں ہے۔ تاہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ خون خرابہ مذہب کروا تا رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے کہ کیا مذہب جنگ و جدل سکھاتا ہے۔ کیا مذہب کی یہ تعلیم ہے کہ غیر مذہب والوں پر حملے کرو اور ان سے نبرد آزما ہو۔ اگر آپ مذاہب کا مطالعہ کریں تو آپ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگی کہ کوئی مذہب بھی شاید ایسا نہیں ہے جو جنگ و جدل کی تلقین کرتا ہو بلکہ ہر مذہب کی تلقین یہی ہے کہ جنگ نہ کرو۔ دوسروں پر کسی قسم کا جبر استعمال نہ کرو۔ اسلام نے تو نہایت واضح الفاظ میں یہ اصول پیش کیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین۔ قد
تبین الرشد من الغی

یعنی دین میں ہرگز کسی قسم کا جبر روا نہیں ہے کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممیز ہو چکی ہے۔ یہ الفاظ ہیں تو مختصر مگر ان میں دراصل مذہب کے طریق کار کا پورا پورا فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم کے نزول سے جو ہمیشہ تک رہنے والا کلام ہے حق اور باطل کی کھلی کھلی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ اب اگر انسان عقل سے کام لے اور ان نشانوں پر قدم مارے جو قرآن کریم نے بتائے ہیں تو مذہب کے نام پر جبر ہو ہی نہیں سکتا۔

آج عقل کا زمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ عقل کے زمانہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مذہب کے طریق کار کا فلسفہ بیان فرما دیا ہے قرآن کریم سے پہلے یہ بات واضح نہیں تھی۔ کفار اور غیر مسلم لوگوں نے جو مذہب کے نام پر جبر اختیار کر رکھا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ حق و باطل کا امتیاز اس صفائی سے نہیں ہوا تھا کہ اس وقت کی عقل اس میں امتیاز کر سکتی۔ اب ایک طرف تو حق و باطل کا امتیاز کر دیا گیا ہے اور دوسری طرف عقلِ انسانی بھی اپنے کمال کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اگرچہ کچھ مدت تک پرانی عادت کے مطابق مذہب کے نام پر جنگ و جدل ہوتا رہے گا تاہم آہستہ آہستہ غیر مسلم اقوام بھی عقلی دلائل سے اس امر کی قائل ہو جائیں گی کہ مذہب کے نام پر جبر ناپسندیدہ ہے اور اب اس کی قطعاً ضرورت نہیں رہی۔

یہی وجہ ہے کہ آج تعلیم یافتہ لوگ مذہب پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ جنگ و جدل کا باعث بنتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اب عقلی لحاظ سے اس درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ وہ یہ سمجھ لے کہ دین میں اکراہ نامناسب ہے جب عقل و باطل کا امتیاز عقل سے کیا جا سکتا ہے تو مذہب کے لئے لڑائی بھڑائی کی ضرورت ہی کیا ہے۔

یہ درست ہے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے کہ مذہب کے نام پر اب بھی کہیں کہیں خون خرابہ ہوتا ہے جیسا کہ بھارت میں اور آجکل سائپرس میں ترکوں کو محض مذہب کی وجہ سے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے لیکن یہ اسی وجہ سے ہے کہ گو یورپ نے عقلی طور پر مذہب کے نام پر جنگ و جدل کو بُرا قرار دیا ہے تاہم عوام ابھی تک عقل کے اس معیار تک نہیں پہنچے جہاں اسلام کا اصول لا اکراہ فی الدین اپنی پوری قوت کے ساتھ تسلیم کیا جا سکے۔

پھر اگر آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ جتنی بھی جنگیں مذہب کے نام پر ہوئی ہیں ان میں مذہب کے علاوہ سیاست کا بھی بڑا دخل رہا ہے۔ بعض سیاسی لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک مذہب کی وجہ سے معاشرہ پُرامن رہتا ہے اس لئے وہ بزعم خود چاہتے ہیں کہ کسی خاص خطۂ ارضی کو ایک مذہب والوں کے لئے خاص کر دیا جائے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ ابھی تک غیر مسلم اقوام میں خاص طور سے اور مسلمانوں میں استثنائی طور سے مذہب جنگ و جدل کی ایک بنیادی وجہ ضرور بنا ہوا ہے۔

بات یہ ہے کہ جو پُرامن معاشرہ اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے اگرچہ فی زمانہ غیر مسلم اقوام عقلی لحاظ سے اس معاشرہ کا خواب دیکھ رہی ہیں اور عقلی طور پر عملاً بھی ایک حد تک اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں لیکن اگر یہ اقوام قرآنی فلسفہ کو پوری پوری طرح سمجھ لیں اور اسی پر عمل کریں تو دنیا سے جنگ و جدل خاص کر مذہب کے نام پر باہمی چپقلشیں ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم ہو جائیں۔

اسلام نے مذہب کے لئے جنگ کو بالکل ممنوع قرار دیا ہے اور کسی صورت میں بھی جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں دی ہے۔ تاہم محض مذہب کے نام پر صرف دفاعی جنگ کی اجازت ہے اور وہ بھی آخری حربہ ہے۔ اگر دشمنِ اسلام قتل و غارت سے کسی طرح باز نہ آئے اور مسلمانوں کے مٹ جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو بامر مجبوری تلوار اٹھانا پڑتی ہے لیکن آپ محض خیالی خطرات کی بنا پر ایسا نہیں کر سکتے۔

آج عقل کی پختگی کے زمانہ میں اسلام کے فلسفہ کو سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اس زمانہ میں عقلی دلائل سے افہام و تفہیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا ہو گئے ہیں اور اگر انسان نیک نیتی سے افہام و تفہیم کے لئے مجالس قائم کرے تو اس سے بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو:۔

"جو لوگ بحث مباحثہ کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں اور تلاش حق اُن کا مقصد نہیں ہوتا وہ ایک ہی جلسہ میں سب کچھ طے کر لینا چاہتے ہیں۔ مَیں اس کو مذہبی قمار بازی کہتا ہوں جیسے قمار باز اپنی چابکدستی اور چالاکی سے ہاتھ مارنا چاہتے ہیں اسی طرح پر یہ لوگ کرتے ہیں اور ہم نے تجربہ سے دیکھ لیا ہے کہ اصلی بات کو چھپاتے ہیں اور فرضی اور خیالی باتیں پیش کرتے ہیں۔ پس میں اس کو بہت ہی بُرا سمجھتا ہوں کہ انسان مذہبی قمار بازی کے لئے دست دراز ہو اور خدا کا ذرا بھی خوف اور حیا نہ کر کے اپنی چالاکیوں سے کام لے۔ یہ مذہبی قمار بازی کب ہوتی ہے جب دنیا کی ہار جیت اور دنیا فتح و شکست مدنظر ہو اور احباب یا معصروں کی نگاہ میں واہ واسننے اور فتحیاب کہلانے کا خیال دل میں ہو۔ یہ قمار بازی دنیا کی قمار بازی سے بہت ہی بڑھ کر نقصان رساں ہے کیونکہ اس میں تو صرف مال کا زیاں ہے مگر اس قمار بازی میں دین اور دنیا دونوں تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور تمام اخلاقی اور روحانی قوتیں جو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات کا وارث بنا سکتی ہیں ہار دی جاتی ہے اور اس متاع کے ہارنے سے جو رنج پیدا ہوتا ہے وہ ابدی ہوتا ہے پس اس قمار بازی کے خیال کو کبھی پاس بھی آنے نہیں دینا چاہیئے۔ اگر مقصد عظیم یہ ہو کہ راستبازوں کے نور سے حصہ لے۔ کبھی کوئی شخص اس نور کو نہیں پا سکتا اور اس متاع کو محفوظ نہیں رکھ سکتا جو فطرت سلیم کے پاس ہے جب تک حق گوئی اور حق جوئی اور پھر قبول حق کے لئے ساری دنیا کو اس کے سامنے مردہ قرار نہ دے لے اور ان امور کے لئے خدا تعالےٰ سے ایک عہد کرے جو ایسا عہد خدا تعالےٰ سے نہیں کرتا وہ خدا کو مان کر بھی دہر یہ ہے۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسے امراض کا بحران ہوتا ہے اسی طرح پر مختلف ملتوں اور مذہبوں کے بحران کے یہ ایام ہیں شیطان کی بھی یہ آخری جنگ ہے اس لئے وہ اپنے تمام آلات حرب و ضرب لے کر حق کے مقابلہ میں نکلا ہے اور وہ پورے زور اور پوری طاقت سے کوشش کرتا ہے کہ حق پر غلبہ پاوے مگر خود اسے بھی یقین کامل ہے کہ اس کی یہ ساری کوشش بے سود اور بے فائدہ ہوگی اور بہت جلد وہ وقت آتا ہے کہ شیطان مارا جاوے گا اور سلطنت کی شکست ہو گی مگر بایں ہمہ وہ اپنی پوری طاقت سے اس وقت میدان میں آیا ہے اور اس کے بالمقابل حق بھی ہے اور اس کے سامان اور ہتھیار بھی آسمان سے نازل ہو رہے ہیں۔ چونکہ اس وقت دونوں میدان میں ہیں پس تم کو واجب ہے کہ حق کا ساتھ دو" (ملفوظات حصہ ...)

سوئٹزرلینڈ میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب

مختلف ممالک کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل بی امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ

یورپ میں عید کی تقاریب ہماری مساجد کا ملک کے مختلف طبقات میں شہرت کا اندازہ لگانے کے لئے پیمانہ کا کام دیتی ہیں اور ساتھ ہی دور و نزدیک سے آنے ہوئے مسلمانوں کے لئے ہمارے ذریعہ اسلام کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا بھی موقعہ بہم پہنچاتی ہیں۔ گزشتہ عیدالفطر ہفتہ کے دن تھی جو عموماً کام کا دن نہیں ہے۔ اور اس دفعہ عیدالاضحیہ عین کام کے دنوں میں جمعرات ۲۳ اپریل کو تھی، اس لئے بعض احباب کو خطرہ تھا کہ شائد یہ تقریب زیادہ بارونق اور کامیاب نہ ہوسکے۔

عید کا وقت بجائے حسب سابق ساڑھے دس بجے کے ساڑھے نو بجے مقرر کیا گیا۔ احباب صبح چھ بجے ہی آنے شروع ہو گئے اس دفعہ مائکروفون اور لاؤڈ سپیکروں کا بہتر انتظام تھا۔ قاری حضرات کی میٹھی میٹھی آواز میں تلاوت اور مسنون تکبیرات کا تکرار مسجد محمود اور مشن ہاؤس کی دو منزلہ عمارت میں گونج پیدا کرتی رہی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین اطال اللہ بقاءہ واطلع شمس طالعہ کی تصنیف لطیف دیباچہ القرآن کا ترکی ترجمہ خود حکومت ترکی کی وزارت دینیات کی طرف سے ایک عرصہ سے شائع شدہ ہے۔ یہاں پر کثرت سے ترکوں کی آمد کے باعث میں نے یہ ترجمہ ایک بڑی تعداد میں منگوایا ہے۔ ایک صاحب نے جو بہت سویرے آئے ہوئے تھے خود ہی اسے اپنے دوسرے ترک بھائیوں کو سنانا شروع کیا۔ جو ان کے اردگرد لیکچر روم میں بیٹھے تھے۔ ترکوں کی بڑی تعداد کے پیش نظر ان کو موقعہ دیا گیا کہ وہ اسے مائکروفون پر کچھ دقت سنائیں تا اس تبلیغی ملک میں ان کو قرآنی علوم کا جو اس سحر دجال کا توڑ ہیں علم ہوسکے۔

وکالت تبشیر کی طرف سے شائع کردہ عربی۔ انگریزی اور فرانسیسی تینوں زبانوں میں کافی مقدار میں موجود ہے۔ اور پھر قرآن مجید کے جرمن ترجمہ اور دیگر کتب کے علاوہ اس موقعہ پر سوئس مشن کی طرف سے حضور اطال اللہ بقاءہ واطلع شمس طالعہ کی ریڈیو تقریر میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں ساڑھے سات ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی تھی۔ تا قلوب پر حقیقی ایمان پیدا کرنے والے کلمات طیبات زیادہ سے زیادہ تعداد تک پہنچائے جاسکیں۔ عید سے چند روز قبل مسجد محمود کا خوشنما تصویر کارڈ بھی پریس سے ملا۔ تجویز کی گئی کہ اس تقریب سعید پر لٹریچر کا سٹال لگایا جائے۔ تا ضرورت مند خرید سکیں۔ اور جو مفت تقسیم کرنے والا لٹریچر ہے وہ مناسب مہمانوں کو پیش کر سکیں۔ اور ساتھ ہی لوگ جماعت کے وسیع کام سے شناسا ہوں۔ محترمہ مسز عائشہ چانن نے اس کام کی ذمہ داری کو قبول کیا۔ اور دو دن قبل مشن میں آکر سٹال کے لئے لٹریچر کو ترتیب دیا قیمتیں لگائیں۔ آپ نے اس ذمہ داری کو نہایت خوبی سے نبھایا۔ ان کے شوہر مسٹر رفیق چانن نے بھی اس کام میں ان کا ہاتھ بٹایا۔ اور نہ صرف فروخت کا کام خوبی سے کیا۔ بلکہ جماعت سے بھی کئی ایک کو متعارف کروایا۔ یہ سٹال داخلہ کے ہال میں دیوار کے ساتھ نماز سے قبل اور بعد دلچسپی کا مرکز بنا رہا۔ ہمیں افسوس ہے کہ جس طرح انگریزی میں خاصے وسیع پیمانے پر لٹریچر موجود ہے۔ اس طرح بعض دوسری زبانوں میں نہیں ہے۔ مثلاً ترک احباب میں سے جو انگریزی یا جرمن نہیں جانتے ایک گونہ تشنہ کام ہی رہتے ہیں۔

بعض نئے احباب کے لئے یہ منظر ایک عجوبہ کا رنگ رکھتا تھا۔ گزشتہ عیدالفطر کے موقعہ پر جب ہم نماز وغیرہ سے فارغ ہو چکے تھے ایک پاکستانی میاں بیوی آئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک عرصہ امریکہ۔ کینیڈا اور ترکی میں رہ چکے ہیں۔ اور تھوڑا عرصہ ہوا کہ زیورک میں ڈاکٹریٹ کے لئے آئے ہیں۔ عید یا رمضان کا تو ہم کو علم نہیں ہوا۔ مسجد ایک دن سڑک پر سے سفر کرتے ہوئے دیکھی تھی۔ آج موقعہ تھا چلے آئے۔ خیر وہ لنچ کی تقریب میں شامل ہوئے۔ اور اس کے بعد تشریف لائے تو زیادہ بات چیت کا موقعہ ملا۔ انہوں نے ہماری مساعی سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد کہا میں تو خیر پاکستان میں بھی مذہب سے کوئی شغف نہ رکھتا تھا۔ لیکن جو مسلمان مذہبی شغف رکھتے ہیں۔ ان کے لئے تو لازم ہے کہ وہ اس جماعت کی مؤثر امداد کریں۔ اس عید کے موقعہ پر ان کی بیگم صاحبہ نے عید کی تیاری میں بہت محنت سے ان تھک طریق پر کام کیا۔ اور وہ خود بھی عید سے قبل شام کو آکر مختلف امور میں ہاتھ بٹاتے رہے۔ اور عید کے دن ڈاکٹر محمد معز الدین حسن کے علاوہ ترکی جرمن انگریزی وغیرہ مختلف زبانیں جاننے والے ایک اور دوست مل گئے۔ یہی صاحب ایک ترک دوست کو جو حال ہی میں اپنے ملک سے آئے تھے۔ اور جرمن یا انگریزی سے زیادہ واقف نہ تھے لائے اور بتایا کہ یہ دوست اس تقریب کے اہتمام کو دیکھ کر یہ خیال فرما رہے ہیں۔ کہ یہ پاکستانی حکومت کا کارنامہ ہے۔ لیکن میں نے انہیں بتایا ہے۔ حکومت نہیں بلکہ ایک چھوٹی سی فعال جماعت کا یہ سارا کام ہے۔ لیکن مجھے تو خود آپ کی جماعت کا زیادہ علم نہیں۔ اس لئے آپ کے پاس لایا ہوں۔ یہ چاہتے ہیں کہ ترکی پریس کے ذریعہ اپنے ہم وطنوں کو اس سے روشناس کروائیں۔

گو ساڑھے نو ہو چکے تھے۔ لیکن مختلف ممالک کے احباب اور سوئس دوست چلے آرہے تھے۔ مسجد کے ساتھ کا کمرہ۔ لیکچر روم پُر ہو چکے تھے۔ اب نچلی منزل میں بیٹھ رہے تھے۔ چند منٹ توقف کیا گیا۔ تو باقی جگہ پر ہو کر داخلہ کے ہال میں بھی جگہ بنانی پڑی۔ صف بندی ہوئی۔ اور نماز عید کے بعد خاکسار نے جرمن زبان میں خطبہ پڑھا۔ جس کے بعد لمبی دعا ہوئی۔ احباب نے مختلف زبانوں میں عید کی تہنیت پیش کرنی شروع کی۔ اور جگہ کی تنگی کے باعث باہر دروازہ کے سامنے اور فٹ پاتھ پر بھی پھیل گئے۔ خواتین کے لئے عید اور بعد کی تقریب کا بالکل علیحدہ اہتمام تھا۔ یہ مقام مسرت ہے کہ خواتین نے اسلامی کلچر کی اس خوبی کو خندہ پیشانی سے قبول کر لیا ہے۔ عید

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مصیبت پر صبر کا اجر

عن ام سلمة انها قالت۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔ ما من مسلم تصیبه مصیبة فیقول ما امره اللہ۔ انا للہ وانا الیه راجعون۔ اللهم اؤجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها الا اخلف اللہ له خیرا منها (مسلم)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی مسلمان کو تکلیف پہونچتی ہے اور وہ ارشاد ربانی کے مطابق انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اے خدا مجھ کو میری مصیبت میں اجر دے۔ اور اس کے بدلے میں کوئی اچھی صورت پیدا کر دے۔ تو خدا تعالےٰ یقیناً اس مصیبت میں اس کو نیک بدلہ عنایت فرماتا ہے۔

تشریح: انسان کو دنیا میں کئی امور سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان کاموں میں بعض اوقات کامیابی اور بعض اوقات ناکامی ہوتی ہے۔ بعض اوقات اچانک غیر متوقع کسی عزیز یا بزرگ کی وفات ہو جاتی ہے۔ جس سے امور معیشت وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ امور ہیں جن سے قدرتی طور پر ہموم و غموم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کمزور اور حساس طبائع اس سے اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور قوت فکریہ ختم ہو جاتی ہے۔ گردش زمانہ کے مصائب ہر شخص پر آتے ہیں اور چلے بھی جاتے ہیں۔ مگر ہمارے مہربان آقا ہمیں زریں سبق مشفقانہ انداز میں یاد دلا دیتے ہیں کہ تم خدا تعالےٰ کے حضور جھک جاؤ وہ تمہاری مشکلات کو حل کرے گا۔ اور تم ارشاد ربانی سے ایسے مواقع پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر اس غم اور مصیبت کو حوالہ خدا کر دو۔ اور مندرجہ بالا دعا کا ورد کرو۔ صبر اور ضبط نفس سے خدا تعالےٰ کو یاد کرتے رہو۔ اللہ تعالےٰ ضرور اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا۔

(مرتبہ شیخ نور احمد منیر)

کے شروع ہونے سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل ایک سوئس خاتون اوپر دیکھنے کے لئے جا رہی تھیں کہ سیڑھیوں میں ایک چھ فٹ کے ترک مل گئے اور پوچھا کہاں جا رہی ہو۔ بتایا کہ اوپر مسجد کو۔ کہا نہیں خواتین کے لئے نیچے انتظام ہے اوپر صرف مرد ہیں آپ نیچے جایئے۔ وہ میرے پاس آئیں اور بتایا کہ کیا بیتی لیکن انہوں نے بُرا محسوس نہیں کیا وہ چند دن قبل ہی قرآن کریم لے کر گئی تھیں اور حال ہی میں اسلام کا مطالعہ شروع کیا ہے۔

عید کے بعد ضیافت کا انتظام نئے ہاتھوں میں تھا لیکن گزشتہ عید کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انتظام میں جو تبدیلی کی گئی تھی وہ کامیاب رہی۔ مختصر سے وقت میں نوجوانوں نے عمارت کے اندر اور صحن میں اور دروازہ کے سامنے اور باہر ہر جگہ مہمانوں تک چائے پہنچا دی اور اس کثیر اجتماع کے پیش نظر ہر ایک نے اس سے خاص لطف اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر کھانے والوں میں دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ مناصب کے افراد بھی تھے۔ سوڈان کے ٹریڈ افسر اور ان کے والد محترم جو فوجی حکومت سے قبل نائب وزیراعظم کے عہدہ پر فائز تھے۔ عرب بنک کے شامی افسر۔ انجنیئر۔ یونیورسٹی کے طلبہ اور مختلف رنگوں اور ملکوں کے احباب بھی ان میں شامل تھے۔

عید کی تقریب میں نہ صرف سوئٹزرلینڈ کے مختلف حصوں سے احباب بڑا لمبا لمبا سفر کرکے آئے بلکہ بعض ساتھ کے ملکوں سے بھی اس تقریب کے لئے آئے۔ آسٹریا سے آئے ہوئے ایک دوست تو ایک رات ہمارے پاس ہی ٹھہرے۔

اتنی بڑی تعداد کو کھانا پر مدعو کرنا ممکن نہیں تھا لیکن ظہرانہ کی دعوت کے لئے انتخاب کرتے وقت مسجد سے تعلق رکھنے والے مختلف طبقات کو ملحوظ رکھا گیا تھا اور مرد و خواتین کی جو اس تقریب میں شامل ہوئیں تعداد تیس کے قریب تھی۔

اس لنچ کے ساتھ مسجد میں عید کی تقریب تو ختم ہو گئی لیکن ایک پاکستانی دوست محمود زبیری کی کوشش سے اس دفعہ پہلی بار جمعہ کی شام انٹرنیشنل سٹوڈنٹس کلب میں خاصے وسیع پیمانہ پر ایک ضیافت کا انعقاد کیا گیا جس میں اس اسلامی تقریب کی حقیقت سے معزز مہمانوں کو متعارف کروانے کا فرض خاکسار کے سپرد کیا گیا اور اصل تقریب بھی ایک ہی تھی۔ اس کے بعد کھانے کا پروگرام تھے ترکوں۔ عربوں اور پاکستانیوں تینوں کی تین میزیں علیحدہ علیحدہ قرینہ سے سجی ہوئی تھیں۔ اس موقع پر کئی پرانے واقفوں اور کئی نئے لوگوں سے ملاقات ہوئی ان میں سے ایک سوئس حکومت کے افسر قابل ذکر ہیں۔ جن کے ذمہ ترک کام کرنے والوں کو سوئٹزرلینڈ میں لانا اور ان کی آسائش کا اہتمام کرنا ہے آپ خود میرے پاس آئے اور کہا کہ میں ترکوں کے جذبات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ وہ مجھ سے اکثر اس مسجد کے لئے ممنونیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور بہت خوش ہوتے ہیں کہ اس ملک میں بھی انہیں مسجد مل گئی۔

ترک بھائیوں کے جذبۂ تشکر کا اس سے بھی اظہار ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ قبل استنبول کے ایک بڑے بنک کے یورپین نمائندہ میرے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے ڈائریکٹر نے استنبول سے لکھا ہے کہ وہ اپنی قالینوں کی فیکٹری کے بارہ چھوٹے قالین آپ کو پیش کرنا چاہتے ہیں میں نے انکی پیشکش کو شکریہ سے قبول کیا چنانچہ انہوں نے بھجوانے شروع کر دیئے ہیں پہلا قالین موصول ہو گیا ہے جو نہایت خوبصورت ہے۔ وہ ایک ایک کے پارسل بھیج دیں گے۔ خطرہ تھا کہ سوئس حکومت شاید محصول نہ زیادہ لگا لے لیکن جب میں نے پہلا پارسل زیلور کی پہنچنے پر ان کو بتایا کہ یہ کسی فرد کے لئے نہیں بلکہ مسجد محمود کے لئے ہے جس کو خود حکومت ٹیکس سے آزاد قرار دے چکی ہے تو بغیر لیت و لعل کے انہوں نے دے دیا۔

جماعت احمدیہ اپنے محدود ذرائع لیکن قربانی کے عظیم الشان جذبہ کے ساتھ اپنے امام حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ کی قیادت میں اکناف و اطرافِ عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ میں معروف ہے۔ اور ہر غیر متعصب انسان جو اس مساعی اور اس کے شیریں اثمار کو دیکھتا ہے وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یورپ کی مادی ترقی کو دیکھ کر عام مسلمانوں کے قلوب میں قنوطیت کی تاریکی ہے لیکن جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان یورپ کے لوگوں میں سے بھی سعید الفطرت لوگ اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں اور جس والہیت سے وہ پہلے تثلیث یا مادیت کے غلام تھے اس سے زیادہ خلوص کے ساتھ وہ اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں تو انہیں اس "تاریکی" میں امید کی جھلک نظر آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں شاید وہ کام جو ہم سے نہ ہو سکا یہ یورپ کے مسلمان اسے کر دکھائیں۔ اور اسلام پھر سر بلند ہو جائے۔ ۔ ۔ ۔ وہ نہیں جانتے کہ اسلام کے سورج کا مغرب سے طلوع تو اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ جو اس دن کو قریب لانے کے لئے اس جہاد کبیر میں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے امام کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور حضور کی رہنمائی میں ہم تیزی سے خدا کے فضل و رحم کے ساتھ آگے اور آگے ہی بڑھتے چلے جائیں۔

آمین

فریضۂ حج ادا کرنیوالے احمدی احباب

مکہ مکرمہ سے الحاج ملک عبدالحمید صاحب عارف آف لاہور کا ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کی دفعہ جماعت کے احباب پچھلے سالوں سے زیادہ حج کا فریضہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ ۔ ۔ ۔ لیکن (سب سے) رابطہ قائم کرنا مشکل تھا۔ ۔ ۔ ۔ بہرحال جن سے رابطہ قائم ہوا وہ یہ ہیں"

۱۔ مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل از قادیان۔
۲۔ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب درویش قادیان
۳۔ مکرم میاں خدا بخش صاحب 〃 〃
۴۔ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب از حیدر آباد دکن
۵۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۶۔ مکرمہ والدہ صاحبہ 〃 〃 〃
۷۔ خاکسار عبدالحمید عارف از لاہور
۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۹۔ مکرمہ بیگم بی بی صاحبہ از گوجرانوالہ
۱۰۔ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ از کراچی
۱۱۔ مکرم عبدالغفار صاحب از بادگیر
۱۲۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۱۳۔ مکرم محمد محسن صاحب 〃 〃
۱۴۔ مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد از لاہور
۱۵۔ مکرم السید منیر الحصنی صاحب از دمشق
۱۶۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۱۷۔ مکرم السید محمد عبداللہ صاحب شبوطی از عدن
۱۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۱۹۔ مکرمہ والدہ صاحبہ 〃 〃 〃
۲۰۔ مکرم السید محمد المبارک صاحب 〃
۲۱۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب از ربوہ
۲۲۔ مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب از راولپنڈی
۲۳۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۲۴۔ مکرم ڈاکٹر محمد منیر صاحب قاضی از لاہور
۲۵۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۲۶۔ مکرم محمد یعقوب صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور
۲۷۔ مکرم محمد رمضان صاحب از پنوکی
۲۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۲۹۔ مکرم ڈاکٹر رشید صاحب یوسفی از سابق پنجاب
۳۰۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو آفیسر سفینہ حجاج
۳۱۔ مکرم جمعدار غلام رسول صاحب از کویت
۳۲۔ مکرم عبدالغفور صاحب 〃 〃
۳۳۔ مکرمہ والدہ صاحبہ 〃 〃
۳۴۔ مکرم نذیر احمد صاحب 〃 〃
۳۵۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۳۶۔ مکرمہ دختر 〃 〃 〃 〃
۳۷۔ مکرم پسر 〃 〃 〃 〃
۳۸۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب از عدن
۳۹۔ مکرم عبدالرؤف صاحب از لاہور

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور حج کی بے شمار برکات سے متمتع فرما کر واپس بحفاظت تمام انہیں اپنے گھروں میں پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت و شکریہ احباب

عزیزی بشریٰ خانم مرحومہ میرے بڑے لڑکے عزیز عطاء الحق خانصاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی بیوی تھی۔ صرف دو تین روز بیمار رہی اور ۲۸-۳-۶۴ بروز ہفتہ تقریباً ڈیڑھ بجے دوپہر بمقام کوئٹہ وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا — اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ نے چھوٹی عمر میں ہی وصیت کر دی تھی۔ اسی روز جنازہ بذریعہ ٹرک ۹ بجے رات کوئٹہ سے روانہ ہو کر اگلے روز ½۹ بجے رات (۲۹-۳-۶۴) ربوہ پہنچا۔ جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ گیارہ بجے رات بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ میری ہمشیرہ کی نواسی اور آغا نصیر احمد خانصاحب آف خانپور کی بیٹی تھی۔ باوجود چھوٹی عمر کے دیندار، نماز و تلاوت قرآن کی پابند اور خوش خلق تھی۔ غرباء کی امداد اس کا طرۂ امتیاز تھا۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین کمسن بچے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ اپنی امان میں رکھے۔ نیک اور خادم دین بنائے اور ہر طرح کفیل ہو۔ نیز ان کو اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ ربوہ کے علاوہ خانپور، منٹگمری، اوکاڑہ، لاہور، ایبٹ آباد وغیرہ سے خاصی تعداد میں رشتہ دار ربوہ پہنچ گئے تھے اور ہمارے غم میں شریک ہو کر ہماری ڈھارس کا موجب ہوئے۔ احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ نے من حیث الجماعت اس غم میں شریک ہو کر نہایت ہی ہمدردی کا اظہار کیا۔ بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے بذریعہ تار اور خطوط تعزیت فرمائی ہے ان سب کے ہم بہت ممنون ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

(خاکسار ضیاء الحق خان عفی عنہ آف فیض اللہ چک) (کوئٹہ)

حضرت شیخ صاحبدین صاحب ڈھینگڑہ آف گوجرانوالہ کی وفات

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور

نہایت افسوس کے ساتھ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی حضرت شیخ صاحبدین صاحب ڈھینگڑہ ساکن گوجرانوالہ جنہوں نے ۱۸۹۲ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ یکم مئی ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ۸½ بجے شب گوجرانوالہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون (الفضل مورخہ ۶ مئی میں چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے ان کی وفات کی جو اطلاع شائع ہوئی ہے اس میں غلطی سے ان کا نام معراج الدین شائع ہو گیا ہے)

جہاں تک میرا خیال ہے واللّٰہ اعلم بالصواب کہ اب جماعت میں سوائے حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے اور کوئی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۹۲ء یا اس سے قبل بیعت کرنے والا موجود نہیں۔

مرحوم نے بیعت کرنے کے بعد جہاں بھی بسلسلہ ملازمت یا کاروبار رہائش رکھنی پڑی۔ احمدیت کی خوب تبلیغ کی گوجرانوالہ میں مرحوم کی برادری سخت مخالف تھی۔ مگر آپ نے اس کی قطعاً پرواہ نہیں کی بلکہ نہایت حکمت کے ساتھ انہیں پیغام حق پہنچاتے رہے۔

چند ماہ قبل آپ نے مجھے فرمایا کہ تم نے "حیات طیبہ" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو یہ واقعہ لکھا ہے کہ حضور جب ایک مرتبہ لاہور میں تشریف لے گئے۔ تو لاہور کے بعض احمدی نوجوانوں نے گھوڑوں کی بجائے حضور کی گاڑی خود کھینچنے کا عزم کیا تھا۔ مگر حضور نے یہ کہہ کر انہیں منع فرما دیا تھا کہ ہم انبیاء کے نبی دنیا میں حیوانوں کو انسان بنانے کے لئے آتے ہیں۔ نہ کہ انسانوں کو حیوان۔ اسلئے لاؤ گھوڑے جوتو۔ یہ ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے اور گاڑی کھینچنے کا عزم کرنیوالوں میں۔ میں بھی تھا۔ حضور کا مشہور لیکچر جو "لیکچر لاہور" کے نام سے مشہور ہے۔ انہیں ایام میں ہوا تھا

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس واقعہ کے بعد ہندو قوم کے مشہور لیڈر لالہ لاجپت رائے لاہور میں تشریف لائے۔ ان کی گاڑی ہندو نوجوانوں نے کھینچی۔ اس پر میں نے ان کی خدمت میں حضرت اقدس ؑ کا واقعہ پیش کر کے لکھا کہ آپ کو بھی اس معاملہ میں حضرت مرزا صاحب کی پیروی کرنا چاہیئے۔ اور گاڑی کھینچوانے میں حیوانوں کی بجائے انسانوں سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ چنانچہ جب لاہور کے بعد وہ گوجرانوالہ گئے اور نوجوان ان کی گاڑی کھینچنے لگے۔ تو انہوں نے انکار کیا۔ مگر اپنے انکار پر اصرار نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نوجوانوں نے گاڑی کھینچی۔ میں نے انہیں پھر لکھا کہ آپ نے یہ اچھا کام نہیں کیا۔ کم از کم آئندہ کے لئے ہی احتیاط کریں۔ اس پر جب وہ گجرات گئے تو انہوں نے نوجوانوں کو سختی سے روکا۔ اور کہا کہ اگر تم نے گاڑی میں گھوڑے نہ جوتے تو میں ہرگز گاڑی پر سوار نہیں ہوں گا۔ چنانچہ اس مرتبہ وہ کامیاب ہو گئے۔

مرحوم کلمہ حق کہنے میں بہت دلیر تھے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے گوجرانوالہ میں آپ شیخ دین محمد صاحب سابق گورنر سندھ کے ساتھ جا رہے تھے آپ نے شیخ صاحب کو کہا کہ اگر آپ میری بات ماننے کا وعدہ کریں۔ تو ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ شیخ صاحب نے فرمایا۔

میرے آپ کے ساتھ گہرے مراسم ہیں اور میں نے کبھی آپ کی بات ماننے سے انکار نہیں کیا۔ البتہ میں احمدیت کا مخالف ہوں اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں۔ مگر آپ فرمایئے کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ آپ ایک مرتبہ ربوہ چلیں۔ شیخ دین محمد صاحب نے جواباً کہا۔ شیخ صاحب آپ جانتے ہیں۔ میں بڑا آدمی ہوں۔ جب تک آپ کی جماعت کے امام مجھے ربوہ آنے کی دعوت نہ دیں۔ میں کیسے جا سکتا ہوں؟ شیخ صاحب نے اسی دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا کہ شیخ دین محمد صاحب نے یہ بات کہی ہے۔ حضور نے آپ کو ان الفاظ میں جواب دیا کہ

"اگر شیخ دین محمد صاحب ربوہ آجائیں تو مجھے خوشی ہو گی"

مرحوم حضور کا یہ جواب لیکر فوراً شیخ صاحب کے ہاں پہنچے اور کہا۔ شیخ صاحب حضرت صاحب کی طرف سے دعوت بھجوا دی گئی ہے۔ اس پر شیخ دین محمد صاحب کے موٹر میں آپ ان کو ہمراہ لے کر ربوہ پہنچے۔ تین چار گھنٹے حضرت اقدس سے ملاقات ہوتی رہی کھانا بھی وہیں کھایا گیا۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی شامل تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے شیخ صاحب پر اس ملاقات کا خاص اثر ہوا اور انہوں نے بعد میں کئی مرتبہ حضرت اقدس کے اخلاق اور وسعت معلومات کی تعریف کی

حضرت شیخ صاحب دین صاحب خاکسار کی بڑی بہو یعنی عزیزم شیخ عبدالماجد کی بیوی کے دادا تھے۔ بانوے سال عمر پائی مرحوم موصی تھے امانتاً گوجرانوالہ میں ہی دفن کئے گئے ہیں۔ مرحوم کے ورثاء کی اکثریت چونکہ اس موقعہ پر موجود نہیں تھی اسلئے نعش ربوہ نہیں لائی جا سکی۔ امید ہے انشاء اللہ اجتماع انصار اللہ یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے گا۔

احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کیلئے تین سال تک یکصد روپیہ سالانہ کی امداد کرنے والے احباب

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ماتہ دیدکا
(۲) چوہدری بشیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ واپڈا۔ ملتان
(۳) چوہدری محمد اسحاق صاحب۔ ربوہ
(۴) چوہدری غلام رسول صاحب حلقہ مغلپورہ۔ لاہور
(۵) میجر محمد عبداللہ صاحب مہار۔ لاہور
(۶) محترم عبدالمنان صاحب راشدی، ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
(۷) جناب عبدالسلام صاحب اختر پرنسپل کالج گھٹیالیاں منجانب سٹاف و خود
(۸) جناب خلیفہ عبدالمنان صاحب انجینئر۔ سیالکوٹ
(۹) خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ
(۱۰) چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت پوہلہ مہاراں
(۱۱) خواجہ محمد امین صاحب۔ سمبڑیال۔
(۱۲) میجر شمیم اختر صاحب بھکر۔ منجانب والد صاحب (حضرت منشی کریم بخش صاحب)
(۱۳) چوہدری غلام اللہ صاحب معرفت شاہ نواز لمیٹڈ۔ لاہور
(۱۴) برٹش فارمسیوٹیکل کارپوریشن۔ راوی روڈ۔ لاہور
(۱۵) گلوب ٹمبر کارپوریشن۔ راوی روڈ۔ لاہور
(۱۶) چوہدری بشیر احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر۔ لاہور
(۱۷) چوہدری محمد امین صاحب۔ سٹلائٹ ٹاؤن لاہور
(۱۸) خلیفہ عبدالوکیل صاحب۔ واٹر ورکس۔ سیالکوٹ
(۱۹) کیپٹن رحمت علی صاحب سیالکوٹ
(۲۰) خلیفہ عبدالوہاب صاحب منجانب خلیفہ عبدالرحیم صاحب
(۲۱) محترم بیگم صاحب شیخ محمد محسن صاحب فیکٹری ایریا۔ لاہور
(۲۲) ماسٹر محمد شریف صاحب سیکرٹری مال میانوالی
(۲۳) حاجی اللہ بخش صاحب " " پوہلہ مہاراں۔

(پرنسپل)

درخواست دعا

میری امی جان ایک عرصہ سے معدہ میں درد اور دمہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ آج کل بحران عوارض کا زور ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے تمام احمدی بہن بھائیوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(سارہ بیگم اہلیہ میجر محمد سعید صاحب کالا ضلع جہلم)

قسط نمبر ۳

درخواست دعا

۳۰ اپریل کو ختم ہونے والے مالی سال میں جن جماعتوں کی وصولی نہایت اعلیٰ ہے۔ یا کسی حد تک قابل قدر ہے ان کی فہرست دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کر دی گئی ہے یہ فہرست اخبار الفضل میں اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ بزرگان سلسلہ صحابہ کرام اور دوسرے احباب بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں کے ایمانوں کو بڑھانے ان کی جان و مال میں برکت ڈالے اور انہیں آئندہ اس سے بھی زیادہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور باقی جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرما دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

ج۔ فہرست جماعت ہائے جن کی چندہ عام و حصہ آمد یا چندہ جلسہ سالانہ کسی ایک مد کی وصولی اسی فی صدی سے کم ہے لیکن دونوں مدوں کی مجموعی وصولی اسّی فیصدی سے زیادہ ہے

مرکز ربوہ :۔ دار الصدر جنوبی۔ دار الصدر شرقی۔ دار الصدر غربی الف۔ دار الرحمت فیکٹری ایریا۔ دار العلوم۔

ضلع جھنگ :۔ چنیوٹ۔ جھنگ صدر (مگھیانہ) کوٹ قاضی۔

ضلع سرگودہا :۔ سرگودہا شہر۔ جوہر آباد۔ میانی گھوگھیاٹ۔ کوٹ مومن۔ کھائی کلاں (حویلی متصل مجوکہ) چک ۷۶/۲۲۔ چک ۱۶۸ ڈھنگلہ۔ رجکہ ضلع میانوالی :۔ داؤد خیل۔ بھکر

ضلع لائلپور :۔ چک ۵ ج ب سٹھیالہ۔ چک ۲۳۳/۱۷۱ ر ب کوٹھی جھنڈا سنگھ والا۔ چک ۲۳۰ ر ب ۲ درم پور بلوچاں۔ چک ۳۳ ج ب دھیرو کے۔ جڑانوالہ۔ چک ۵۵۱ گ ب احمد آباد۔ چک ۱۱۲ گ ب ۲ (لاٹھیانوالہ)۔ چک ۲۷۸ تیر کا۔ چک ۹۶ ر ب ماہل چک کلاں۔ سمندری۔ چک ۵۲ گ ب۔ چک ۲۰۳ گ ب

لاہور شہر :۔ سول لائن۔ اسلامیہ پارک۔ لاہور چھاؤنی۔ نیلا گنبد۔ سنت نگر۔ سلطان پورہ۔ بھاٹی گیٹ۔ راجگڑھ چوبرجی۔ مصری نگر۔ پرانی انارکلی۔ باغبانپورہ۔ لاہور (تمام حلقہ جات)

ضلع لاہور :۔ قصور۔ راتے ونڈ۔ جوڑا۔

ضلع شیخوپورہ :۔ سانگلہ ہل۔ کرتو پنڈوری۔ چک ۱۱ چہور۔ مریدکے۔ نانو ڈوگر۔ بھینی شرقپور۔ رڑہ بھوجیاں۔

ضلع گوجرانوالہ :۔ پنج گرائیں۔ گکھڑ منڈی۔ الیق آباد۔ گجو چک۔ چک چھٹہ

ضلع سیالکوٹ :۔ رسولپور بھلیاں۔ جامکے چیمہ۔ مالوکے بھگت۔ پسرور۔ ظفروال۔ نوادے رنگے پور لدھر۔ بستی افغاناں۔ ڈلّہ قاضیاں۔

ضلع گجرات :۔ گوٹریالہ۔ عالمگڑھ۔ کھاریاں۔ دھوریہ۔ نعیرہ۔

ضلع جہلم :۔ جہلم شہر۔ چکوال۔ ضلع راولپنڈی :۔ گوجرخان۔ برج درکس

ضلع اٹک :۔ کسران ضلع پشاور :۔ پشاور شہر۔ رسالپور

ضلع ڈیرہ غازیخان :۔ چاہ اسمٰعیل والا ضلع مظفر گڑھ :۔ چک ۱۷۱ و ۱۷۰ T.D.A

ضلع ملتان :۔ ملتان شہر۔ اسماعیل آباد۔ علی پور۔ میاں چنوں۔ میلسی

ضلع منٹگمری :۔ منٹگمری شہر۔ عارفوالہ۔ گوگیرہ۔ دیپالپور اسٹیٹ۔ چک ۲۶۹/9B

ضلع بہاولنگر :۔ چک ۲۰۳/۹۔R۔ چک ۱۶۱ مراد

ضلع بہاولپور :۔ بہاولپور شہر ضلع رحیم یار خاں :۔ خانپور

ضلع جیکب آباد :۔ جیکب آباد شہر۔ ضلع سکھر :۔ روہڑی۔ شکارپور

ضلع خیرپور :۔ خیرپور شہر۔ گوٹھ دیہہ مراڈ

ضلع نواب شاہ :۔ دیہہ ماد گھنڈ۔ کوٹ مولا بخش۔ ضلع تھرپارکر :۔ ڈگری

بلوچستان :۔ کوئٹہ۔ سبّی۔ مچھ۔ لورالائی۔ قلات۔

ضلع کراچی :۔ کراچی۔ مشرقی پاکستان :۔ دیناج پور۔ سندربن

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کا پہلا تربیتی اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کا پہلا تربیتی اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۳۔۴۔اور ۵ اپریل ۱۹۶۲ء کو نواب شاہ شہر میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور تعلق باللہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جب تک خدام اس بات کی کوشش نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی طور پر دلوں میں پیدا ہو اس وقت تک وہ کامیاب نہیں ہو سکتے

اس اجتماع میں مرکز سلسلہ سے محترم صاحبزادہ صاحب کے علاوہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کراچی سے مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود اور سکھر سے مکرم حضرت صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن نے شرکت فرمائی۔

اجتماع کے پہلے روز سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں جو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود نے تقاریر کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے بھی اسی موضوع پر ایک مختصر سا خطاب فرمایا۔ اجتماع کے دوسرے روز صبح اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ اسی روز شام کے اجلاس کی صدارت مکرم حضرت صوفی محمد رفیع صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس سے مکرم مولوی برکت صاحب محمود اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے خطاب فرمایا۔ اجتماع کے تیسرے دن کے آخری اجلاس میں مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود، مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور صدر جلسہ محترم صوفی محمد رفیع صاحب نے مختلف موضوعات پر خطاب فرمایا۔ آخر میں محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور کی ایک تقریر بابت پیشگوئی حضرت مصلح موعود کا ریکارڈ سنایا گیا۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔

اس اجتماع میں خدام اور اطفال نے دوش بدوش حصہ لیا۔ علمی مقابلہ جات میں حفظ و تلاوت قرآن مجید۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید پیغام رسانی۔ مشاہدہ معائنہ۔ تقریر۔ مضمون نگاری۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود و مصلح موعود۔ عام دینی معلومات، معلومات عامہ و ذہانت وغیرہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں کل ۱۱۶ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ انعامات محترم حضرت صوفی محمد رفیع صاحب نے تقسیم فرمائے۔ جلسہ تقسیم انعامات کے آخر میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے اختتامی خطاب فرمایا۔

اس اجتماع میں دو صد سے زائد انصار خدام اور اطفال نے شمولیت کی۔ اجتماع کے دوران نماز باجماعت، نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید کا انتظام کیا جاتا رہا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی کی تقاریر کے ریکارڈ بھی سنائے گئے۔ الغرض یہ اس علاقہ میں اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع تھا جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

قائد مجالس خدام الاحمدیہ
ضلع نواب شاہ
بتوسط مہتمم اشاعت مرکزیہ

اسلامی زندگی اور ترک لغویات

اصل اسلامی زندگی یہ ہے کہ انسان لغویات اور رذائل کی زندگی کو ترک کر دے۔ اور خدا کے حکموں کے مطابق زندگی بنائے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کچھ عرصہ سے احباب کو ترک رذائل کے سلسلہ میں حقہ اور سگرٹ نوشی کو ترک کرنے کے لئے مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے احباب نے حقہ اور سگرٹ نوشی ترک کر دی ہے۔ جن کا الفضل میں ذکر کیا جاتا رہا ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق ذیل کے احباب نے حقہ اور سگریٹ ترک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

۱۔ مستری محمد عبد اللہ صاحب غلہ منڈی ربوہ ۴۔ شیخ عنایت اللہ صاحب تخت ہزارہ
۲۔ ملک محمد بوٹا صاحب تانگہ والے " ۵۔ عالمگیر صاحب "
۳۔ شیخ محمد رفیق صاحب۔ تخت ہزارہ ۶۔ سلیمان صاحب "

ناظر اصلاح و ارشاد ۔۔۔ ربوہ

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

۲۳۹۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ .. — ۳۰۰ روپے

۲۴۰۔ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب دی سائیکل ہاؤس نیلہ گنبد لاہور .. — ۳۰۰ ،،

۲۴۱ ،، بابو محمد انور صاحب سٹینوگرافر دہلی دروازہ لاہور منجانب اہلیہ مرحومہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ آف نارووال .. — ۳۰۰ ،،

۲۴۲ ،، میجر بشیر احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ .. — ۳۰۰ ،،

۲۴۳ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نواب الدین صاحب چک ۱۷/۲ سرگودھا — ۳۰۰ ،،

۲۴۴۔ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب انسپکٹر زراعت کالا باغ جہلم .. — ۳۰۰ ،،

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان منسوخی مختارنامہ عام

میں نے جو مختارنامہ عام رجسٹرڈ گزشتہ سال ماہ جولائی میں اپنے لڑکے مسمی چوہدری محمد سلیم احمد کو دیا تھا جس میں اس کو اپنی اراضی زرعی واقعہ موضع مراد والا تحصیل و ضلع جھنگ کو رہن و بیع کرنے اور دیگر تمام اختیارات بھی دیئے گئے تھے اس کے علاوہ اپنی کتاب معاوضہ مکان و دکانات وغیرہ واقع ڈگری ضلع تھرپارکر کے متعلق ہر قسم کا اختیار دیا تھا۔ وہ مختارنامہ عام میں اس اعلان کے ذریعہ منسوخ کرتا ہوں اور تمام اختیارات ان سے واپس لیتا ہوں۔ اس کے ماتحت میں اور میری جائداد ہرگز کسی کے لین دین کی ذمہ دار نہ ہوگی۔ ہر خاص و عام مطلع رہے۔

(محمد شفیع پی ایس اے ریٹائرڈ محلہ دار الشکر ربوہ)

دعائے مغفرت

میری بیٹی صفیہ مرحومہ ۵ مارچ ۶۴ء کو کار الٹ جانے کی وجہ سے فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ چندہ وصیت بڑے اہتمام سے ادا کیا کرتی تھیں احمدیت کی تعلیم کا پاکیزہ نمونہ تھیں بوقت وفات عمر ۳۲ سال کے قریب تھی بعد از نماز جمعہ امیر جماعت سیالکوٹ بابو قاسم دین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز ربوہ میں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی اور عزیزہ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔

عزیزہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی جائے اور نیز ہم پسماندگان کے لئے دعا کی جائے کہ ہمیں صبر جمیل کی توفیق رفیق فرمائے۔

(محمد صادق علی ہاشمی محلہ اراضی یعقوب معرفت چوہدری غلام حسین کریانہ فروش سیالکوٹ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دعائے نعم البدل

۱۔ میری عزیزہ بچی پروین اختر بعمر ۹ سال طالبہ جماعت چہارم مورخہ ۵/۸ ۶۴ء کو وفات پا گئی، انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شریف احمد آف شریف بوٹ ہاؤس حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

۲۔ خاکسار کا لڑکا عزیزم امتیاز احمد مورخہ ۱۲/۴/۶۴ بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ؁

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔

(عبد اللطیف منفل عمر ریسرچ لاہور)

درخواست دعا

جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے امتحان میں کامیاب کرے (محمد شفیع کوئٹہ)

میری ہمشیرہ بنت مرزا محمد سعید صاحب کو حادثہ میں شدید ضربیں آئی ہیں احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرما دیں (مرزا رشید احمد لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۲ مئی۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جی معین الدین نے کہا ہے کہ انتخابی ادارہ کے آئندہ انتخابات اکتوبر کے اواخر تک مکمل ہو جائیں گے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کل یہاں یہ یقین دلایا کہ باوجود اس کے کہ وقت بہت ہی کم ہے لیکن میں کوشش کروں گا کہ انتخابات وقت پر اور منصفانہ طریق پر منعقد کرائے جائیں۔

مسٹر جی معین الدین نے کہا یہ دنیا میں سب سے بڑا الیکشن ہوگا کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں بیک وقت کسی ملک میں نمائندے منتخب نہیں کئے جاتے۔ چونکہ وقت کم ہے اس لئے انتخابی طریق کار کو جس قدر ممکن ہو سکا مختصر بنایا جائے گا آپ نے کہا کہ رائے شماری قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور صدر کے انتخابات سے متعلق مجوزہ قانون سازی سے قطع نظر انتخابات منعقد کرانے کے انتظامات پوری رفتار کے ساتھ شروع کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۲ مئی۔ اس سال ماہ اپریل میں منعقد ہونے والے نئے نصاب انٹرمیڈیٹ امتحان حصہ دوم کے پرچے آؤٹ ہو جانے کی وجہ سے بورڈ نے چھ سنٹروں کے امیدواروں کا امتحان دوبارہ لینے کا فیصلہ کیا ہے یہ چھ سنٹر لاہور۔ لائل پور۔ شیخوپورہ گوجرہ۔ گوجرانوالہ اور قصور ہیں۔ یہ امتحان جن مضامین میں ہوگا ان میں (۱) انگریزی (۲) اردو (۳) فزکس (۴) کیمسٹری (۵) شہریت (۶) اکنامکس اور اسلامیات (دینیات) ہیلتھ گروپ) شامل ہیں۔

ان سنٹروں میں دوبارہ امتحان ۲۸ مئی سے ۳ جون تک منعقد ہوگا۔ ڈیٹ شیٹ عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ امیدوار وہ رول نمبر استعمال کریں گے جو انہیں انٹرمیڈیٹ امتحان حصہ دوم کے لئے پہلے جاری کئے گئے تھے اور وہ انہی سنٹروں میں امتحان دیں گے جن میں انہوں نے پہلے امتحان دیا تھا۔ سابقہ رول نمبروں کی رول نمبر سلپیں پرائیویٹ طلباء کو انفرادی طور پر اور کالج کے طلباء کو ان کے پرنسپلوں کی وساطت سے جاری کی جائیں رول نمبر سلپوں کے ساتھ ڈیٹ شیٹ بھی روانہ کر دی جائے گی۔

راولپنڈی ۱۲ مئی۔ ریاست جموں و کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصر اعلیٰ نے بھارت کو جنگ بندی لائن کی مزید ۲۵ خلاف ورزیوں کی مرتکب ہوئی۔ حکومت پاکستان نے ان خلاف ورزیوں پر حکومت بھارت سے شدید احتجاج کیا تھا اور بھارت سے کہا تھا کہ ایسی خلاف ورزیوں سے اجتناب کیا جائے۔ بھارتی فوج کے گشتی دستے بے شمار دفعہ آزاد کشمیر کے علاقہ میں رات کی تاریکی میں ناجائز طور پر داخل ہو کر کشمیری دیہاتوں پر فائرنگ کے مرتکب ہو چکے ہیں بہت دفعہ ایسا بھی ہو چکا ہے کہ نہتے اور پر امن گڈریوں اور کھیتوں میں کام کرتے ہوئے کسانوں پر بھارتی فوج حملہ آور ہوئی اور بے دریغ ان پر فائرنگ شروع کر دی جس سے متعدد بے گناہ جاں بحق ہو گئے اور بہت سے دوسرے زخمی ہو گئے یہ خلاف ورزیاں گزشتہ برس جولائی سے ستمبر تک کے مہینوں میں ہوتی رہیں بھارتی فوج نے ان حملوں پر بڑی درمیانے درجے کی اور چھوٹی مشین گنوں کا استعمال کیا۔

• ڈھاکہ۔ گزشتہ روز راجباڑی کے قریب دریائے پدما میں ایک کشتی ڈوب جانے سے تو لیسٹھ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے یہ کشتی جس میں اسی سے زائد افراد موجود تھے جب ساگ کنڈی کے قریب پہنچی تو طوفان میں گھر گئی۔ کشتی کے صرف سترہ مسافر تیر کر بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ جن ایک بچی بھی شامل ہے کشتی میں سوار چند بچوں کا تا حال پتہ نہیں مل سکا۔ کشتی میں سوار لوگ راجباڑی کی منڈی میں خرید و فروخت کے لئے جا رہے تھے جن کے ساتھ بکریاں بھی تھیں جو ڈوب گئیں۔

• سیالکوٹ ۱۲ مئی۔ خط متارکہ جنگ کے اس پار سے آمدہ اطلاع کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں اناج کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے اور ریاست میں شدید قحط پڑ گیا ہے اور ایک ہفتہ کے اندر ۱۶ افراد فاقہ سے ہلاک ہو گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ لوگوں نے اناج کی قلت کے علاقوں میں کٹھ پتلی حکومت کے خلاف مظاہرے کرنے شروع کر دیئے ہیں کہا جاتا ہے کہ اگر بھارتی حکومت اور مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت نے ریاست میں اناج کی قلت دور کرنے کے لئے فوری اقدام نہ کئے تو صورت حال نازک ہو جائے گی، مسلم مجلس عمل نے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست کے اناج کی قلت کے علاقوں میں فوری طور پر وافر مقدار میں اناج فراہم کیا جائے

• کراچی ۱۲ مئی۔ بھارتی روزنامہ انڈین ایکسپریس“ کی اطلاع کے مطابق شیخ عبداللہ نے گزشتہ دن بمبئی میں بھارت کے ایک سابق وزیر اور مشہور کانگریسی لیڈر مسٹر ایس کے پاٹل سے ملاقات کی یہ ملاقات تقریباً نوے منٹ تک جاری رہی بعد ازاں کشمیری رہنما نے بتایا کہ میں پرانے دوستوں سے ملاقات کر کے پاکستان اور بھارت کے درمیان مفاہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

• کراچی ۱۲ مئی۔ لندن اور ماسکو کے درمیان افتتاحی پرواز پر جانے والا پی آئی اے کا بوئنگ طیارہ آج کراچی واپس پہنچ گیا اس طیارہ پر پانچ روسی مہمانوں کے علاوہ ماسکو کے چودہ مسافر بھی سوار تھے۔

• کھٹمنڈو ۱۲ مئی۔ نیپال کے شاہ مہندرا نے گزشتہ روز ایک بوڑھے مریض کے لئے خون کا عطیہ دیا۔ اس شخص کا اپریشن ہونے والا تھا لیکن اس کے لئے خون دستیاب نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹروں نے اپریشن ملتوی کر رکھا تھا۔

• راولپنڈی ۱۲ مئی۔ قومی اسمبلی کے رکن میجر محمد افسر الدین کو پارلیمانی سیکرٹری برائے امور محنت و سماجی بہبود مقرر کر دیا گیا تھا۔ قانون و پارلیمانی امور کی وزارت کے ایک گزٹ اعلان کے مطابق صدر نے مسٹر اے کے فضل الحق پارلیمانی سیکرٹری برائے امور صحت سے محنت و سماجی بہبود سے متعلق ذمہ داریاں واپس لے لی گئی ہیں جن کے لئے میجر افسر الدین کو مقرر کر دیا گیا ہے یاد رہے کہ میجر افسر الدین گزشتہ برس تک حزب اختلاف کے رکن رہے لیکن بعد ازاں وہ سرکاری پارٹی میں شامل ہو گئے۔

• لندن ۱۲ مئی۔ دمشق ریڈیو نے گزشتہ روز اعلان کیا کہ شام کی قومی انقلابی کونسل نے مسٹر صلاح الدین بیطار کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہفتہ کے روز کونسل کے اجلاس کی صدارت میجر جنرل امین الحفیظ نے کی یاد رہے کہ قومی انقلابی کونسل کے صدر میجر جنرل امین الحفیظ اس وقت ملک کے وزیر اعظم ہیں۔ گو مسٹر بیطار فی الحال کابینہ میں شامل نہیں تو قع ہے مسٹر بیطار آئندہ دو روز تک کابینہ کی تشکیل میں کامیاب ہو جائیں گے یاد رہے کہ گزشتہ سال مارچ میں فوجی انقلاب برپا ہونے پر موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد مسٹر بیطار نے تین مرتبہ کابینہ کی تشکیل کی تھی اور تینوں کابیناؤں میں بعث پارٹی کو اکثریت حاصل تھی۔

پشاور ۱۲ مئی۔ یہاں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق کابل اور پل عالم کے درمیان ایک اعلیٰ درجہ کی شاہراہ کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے پل عالم کابل گردیز شاہراہ پر ایک اہم مقام ہے اور موجودہ سڑک بڑھتی ہوئی ٹریفک کے لئے کافی نہیں ہے اس کے علاوہ افغانستان کی وزارت تعمیرات عامہ نے گردیز کو تاکنڈ و درہ سے ملانے والی سڑک کی تعمیر بھی شروع کر دی ہے یہ سڑک پانچ میل لمبی ہے۔

ممّا رزقنٰھم ینفقون اور قیادت ایثار

قیادت ایثار سے خلاصتہً مراد ہے کہ ”ممّا رزقنٰھم ینفقون“ کی دنیا کے سامنے عملی تصویر پیش کی جائے محض دعویدار تو صدیوں سے کروڑوں اور اربوں کی تعداد میں چلے آرہے ہیں مگر مسیح پاک کے پروانوں نے تو

لِمَ تقولون ما لا تفعلون

کی روشنی میں ایک نئی دنیا بسانی ہے اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہماری زندگی کا ایک لمحہ بھی ایسا نہ گذرے کہ ہم اس غور و فکر میں سرگرداں نہ ہوں کہ ہم اپنی ان گنت خدا داد طاقتوں اور استعدادوں کو کس رنگ میں بروئے کار لائیں کہ خلق خدا کو فیضیاب کرنے کی ہزاروں راہیں پیدا ہو سکیں!

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

تاریخ امتحان ۱۲/۶/۶۴ بروز جمعہ برائے ربوہ۔ ۱۴/۶/۶۴ برائے بیرون جات

معیار اوّل۔ نصاب۔ (ا) ترجمہ نصف دوم پارہ پانچ (ب) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں (ج) وفات مسیح کے پانچ دلائل قرآن مجید سے۔

معیار دوم۔ نصاب۔ (ا) قاعدہ یسرنا القرآن۔ یا قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے (ب) نماز جنازہ حسب معیار اوّل (ج) وفات مسیح کے کوئی سے پانچ دلائل!

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

والد محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف کا ۲۸ اپریل کو میو ہسپتال لاہور میں گردے کا اپریشن ہوا تھا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا اب زخم کے ٹانکے کھول دیئے گئے ہیں اور زخم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے البتہ کمزوری ابھی باقی ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور جملہ مخلصین جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

بہت سے احباب نے والد محترم کی بیمار پرسی کے سلسلہ میں خطوط لکھے ہیں میں ان سب احباب کا ممنون ہوں۔ بعض احباب نے والد صاحب کا موجودہ ایڈریس بھی دریافت فرمایا ہے ان کی اطلاع کے لئے پتہ درج ذیل ہے

(ساؤتھ سرجیکل وارڈ۔ بیڈ نمبر ۱۹۔ میو ہسپتال۔ لاہور۔

(خاکسار جمیل لطیف ابن صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف دارالصدر غربی ربوہ)